غسل کے بعد جسم پر جمے ہوئے میل کا علم ہوا، تو پہلے والے غسل و نمازوں کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Faj-7106 تاریخ: 23-05-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض دفعہ بغل یا جسم کے کسی اور حصہ پر جسم کے میل کی تہ جمی ہوئی ہوتی ہے، انسان کی توجہ نہیں جاتی، اس کو ہٹائے بغیر ہی وہ فرض غسل کر لیتا ہے ،اس کے بعد نمازیں وغیرہ بھی ادا کرتا رہتا ہے، بعد میں اس کو پتہ چلتا ہے کہ اس کے جسم پر فلاں جگہ غسل سے پہلے سے ہی میل جما ہوا ہے، تو ایسی صورت میں اس کا پہلے کیا ہوا غسل ادا ہوا یا نہیں ؟ اس نے جو نمازیں پڑھیں، وہ ادا ہوئیں یا نہیں ؟ نیز اب جب اس کو علم ہو گیا ہے، تو اس کے لیے کیا حکم ہے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بعض اوقات جسم کے کسی حصے پر ایسی چیز جمی ہوتی ہے کہ جسے زائل کرنے میں ضرر یا مشقت ہوتی ہے، مثلاً : پان کھانے والے افراد کے دانتوں کی جڑوں میں جما ہوا سخت قسم کا چُونا اور عورتوں کے دانتوں میں مسی کی جمی ہوئی ریخیں وغیرہ۔ فرض غسل میں ان کو زائل کرنے کا حکم نہیں، ان کو زائل کیے بغیر ہی فرض غسل ہو جائے گا اور بعض دفعہ ایسی چیز جمی ہوتی ہے کہ اس کو زائل کرنے میں ضرر یا مشقت تو نہیں، لیکن وہ ایسی چیز ہوتی ہے کہ عموماً یا خصوصاً بندے کا اس سے واسطہ پڑتا ہے، اس کی مکمل نگہداشت اور اس کے لگے ہونے یا نہ لگے ہونے پر مسلسل نظر رکھنا دشوار اور حرج کا باعث ہوتا ہے، مثلاً: مچھر یا مکھی کی بیٹ، پکانے یا گوندھنے والے کے لیے آٹا، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جِرم وغیرہ۔ فرض غسل میں ایسی چیزوں کے متعلق حکم یہ ہوتا

ہے کہ غسل سے پہلے اگر معلوم ہو جائیں، تو ان کو زائل کرنا ہو گا، اگر غسل سے پہلے ان چیزوں کے لگے رہنے کا علم نہیں ہوا اور اسی حالت میں غسل کر لیا، تو غسل ادا ہو جائے گا، اس کے بعد نمازیں ادا کیں، وہ بھی ہو جائیں گیں، البتہ جب ان چیزوں کے لگے رہنے کا علم ہو جائے، تو ان کو زائل کر کے جسم کے اس حصہ پر پانی بہانا ضروری ہو گا، علم کے بعد ان کو زائل کر کے جسم کے اس حصہ پر پانی نہیں بہایا، تو آئندہ نمازیں ادا نہیں ہوں گی۔

جسم پر موجود میل کی بھی اگر پہلے والی صورت ہے یعنی اتنا زیادہ اور سخت قسم کا میل جم چکا ہے کہ اب اس کو زائل کرنا ضرر یا مشقت کا باعث ہے، تو جب تک یہی کیفیت رہتی ہے فرض غسل میں اس کو زائل کرنے کا حکم نہیں ، بعض لوگوں کو کالے دھبے کی صورت میں میل مستقل جمنے کی شکایت ہوتی ہے اور صابن تک سے یہ زائل نہیں ہوتا، کسی کے پنجے اور کسی کی گردن میں ایسا میل جمنا پایا جاتا ہے، ممکن ہے دیگر جگہوں پر بھی پایا جاتا ہو۔ اس قسم کے میل کو زائل کیے بغیر ہی غسل کر لیا جائے، طہارت حاصل ہو جائے گی اور اگر بدن پر موجود میل کی صورت یہ ہے کہ پتا چل جائے کہ اس کو بآسانی زائل کیا جا سکتا ہے، تو پھر اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر غسل سے پہلے علم ہو جائے، تو اس کو زائل کرنا ہو گا، جبکہ میل ایسی کیفیت میں ہو کہ جِلد پر پانی پہنچنے سے مانع ہو، اگر غسل سے پہلے پتا نہیں چلا اور یونہی غسل کر کے نمازیں بھی ادا کر لیں، تو ادا کی گئی نمازیں ہو گئیں، جب اس میل کے لگے ہونے کا علم ہو گا، اس وقت اس کو زائل کر کے جسم کے اس حصہ پر پانی بہانا ہو گا، ورنہ آگے نمازیں ادا نہیں ہوں گی، کیونکہ اس صورت میں میل کو زائل کرنے میں اگرچہ ضرر و مشقت نہیں ہے، لیکن بدن کا میل عموماً انسان کے جسم میں لگا ہوتا ہے، اس کی نگہداشت میں ضرور حرج ہے، ایسی صورت میں مذکورہ حکم ہی ہوتا ہے۔

پہلی صورت کے متعلق در مختار میں ہے:"(لا) یجب (غسل ما فیه حرج کعین) وإن اکتحل بکحل نجس (وثقب انضم و) لا (داخل قلفة) یندب هو الاصح قاله الکمال وعلله بالحرج۔۔۔ (و کفی بل اصل ضفیرتها) ای شعر المراۃ المضفور للحرج "یعنی جس کو دھونے میں حرج ہو اس کو دھونا واجب نہیں، جیسا کہ آنکھ کا ڈھیلا، اگرچہ نجس سرمہ ہی کیوں نہ لگایا ہو اور عورت کے ناک اور کان کے وہ سوراخ جو بند ہو چکے ہوں اور غیر مختون کا کھال کے اندرونی حصہ کو دھونا، البتہ اس اندرونی حصہ کا دھونا مستحب ہے، اس کی تصحیح

صاحب فتح القدیر نے کی اور اس کی علت حرج بیان کی ہے، عورت کا گندھے ہوئے بالوں کی جڑوں کو تر کرلینا کافی ہے (مکمل بال کھول کر نوک تک تر کرنا ضروری نہیں) حرج کی وجہ سے۔

(درمختار، جلد1، صفحہ 315،314،313، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "ہاں اگر اُس کے جُدا کرنے میں حرج و ضرر و اذیت ہو، جس طرح پانوں کی کثرت سے جڑوں میں چونا جم کر متحجر ہو جاتا ہے کہ جب تک زیادہ ہو کر آپ ہی جگہ نہ چھوڑ دے، چھڑانے کے قابل نہیں ہوتا یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں جم جاتی ہیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑھوں کی مضرت کا اندیشہ ہے، تو جب تک یہ حالت رہے گی اس قدر کی معافی ہوگی۔" فان الحرج مدفوع بالنص"

(فتاوی رضویہ، جلد1، صفحہ 441، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر ہے: "حرج کی تین صورتیں ہیں: **ایک یہ کہ وہاں پانی پہنچانے میں مضرت ہو، جیسے آنکھ کے اندر۔ دوم مشقت ہو، جیسے عورت کی گندھی ہوئی چوٹی۔ سوم** بعد علم واطلاع کوئی ضرر و مشقت تو نہیں، مگر اس کی نگہداشت، اس کی دیکھ بھال میں دقت ہے، جیسے مکھی مچھر کی بیٹ یا الجھا ہوا، گرہ کھایا ہوا بال۔ **قسمِ اول و دوم کی معافی تو ظاہر** اور قسمِ سوم میں بعدِ اطلاع ازالہً مانع ضرور ہے، مثلا: جہاں مذکورہ صورتوں میں مہندی، سرمہ، آٹا، روشنائی، رنگ، بیٹ وغیرہ سے کوئی چیز جمی ہوئی دیکھ (دِکھ) پائی، تو اب یہ نہ ہو کہ اسے یوں ہی رہنے دے اور پانی اوپر سے بہادے، بلکہ چھُڑالے کہ آخر ازالہ میں تو کوئی حرج تھا ہی نہیں، تعاہد میں تھا بعد اطلاع اس کی حاجت نہ رہی۔" ومن المعلوم ان ما کان لضرورۃ تقدر بقدرھا" (ترجمہ: اور یہ بات معلوم ہے کہ جو حکم کسی ضرورت کے باعث ہو، وہ قدرِ ضرورت ہی کی حد پر رہے گا)۔"

(فتاوی رضویہ، جلد1، صفحہ 455، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

دوسری صورت کے متعلق در مختار میں ہے: "(ولا یمنع) الطھارۃ (ونیم) ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحتہ (وحناء) ولو جرمہ، بہ یفتی، (ودرن ووسخ)" ترجمہ: طہارت سے مانع نہیں ہوتی مکھی اور پسو کی وہ بیٹ کہ جس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اور مہندی اگرچہ جِرم دار ہو، اسی پر فتوی ہے۔ اور بدن کا میل بھی مانع

نہیں۔ **(درمختار مع ردالمحتار، جلد1، ص316، مطبوعہ کوئٹہ)**

"لم یصل تحتہ" کے تحت ردالمحتار میں ہے: "لان الاحتراز عنه غیر ممکن" کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں۔ **(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد1، صفحہ316، مطبوعہ کوئٹہ)**

جدالممتار میں ہے: "ان الذی لا حرج فی ازالته بل فی تعاهده اذا اطلع علیه یجب ازالته ولا یجوز ترکه کالحناء والکحل والونیم ونحوها" **ایسی چیزیں جن کو زائل کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ان کی نگہداشت میں حرج ہے، ان میں جب اطلاع ہو جائے گی، تو ان کو زائل کرنا لازم ہو گا، ایسے چھوڑ دینا جائز نہیں ہو گا، جیسا کہ مہندی، سرمے اور بیٹ وغیرہ کا حکم ہے۔** **(جدالممتار، جلد1، صفحہ455، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

ایک اور مقام پر فتاوی رضویہ میں ہے: "جس چیز کی آدمی کو عموما یا خصوصا ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کے ملاحظہ واحتیاط میں حرج ہے، اس کا ناخنوں کے اندر یا اوپر یا اور کہیں لگا رہ جانا اگرچہ جِرم دار ہو، اگرچہ پانی اس کے نیچے نہ پہنچ سکے، جیسے پکانے گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جِرم، عورات کے لیے مہندی کا جِرم، کاتب کے لیے روشنائی، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سرمہ کا جِرم، **بدن کا میل مٹی غبار، مکھی مچھر کی بیٹ** وغیرہا کہ ان کا رہ جانا فرض اعتقادی کی ادا کو مانع نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد1، جزء الف، صفحہ269، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: "پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جِرم، عام لوگوں کے لیے مکّھی مچھر کی بیٹ اگر لگی ہو، تو غُسل ہو جائے گا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے، پہلے جو نماز پڑھی ہو گئی۔" **(بہار شریعت، جلد1، صفحہ319، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

21شوال المکرم 1443ھ/23مئی 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے